جلد ۲ نمبر ۱۰

بسرپرستی نظامت تعلیمات سرکار عالی

طالب علموں کی علمی ترقی اور اخلاقی نشو و نما میں مدد دینے کیلئے

ماہوار رسالہ

آتالیق

دسمبر ۱۹۱۹ء دے ۱۳۲۹ف

مرتبہ
محمد عبد الرب کوکب مولوی فاضل دار العلوم

فہرست مضامین

۱	تعطیل کا دن	قیومی	۱
۲	جائے کی تیاری	اڈیٹر	۱۵
۳	علم و ذہانت	جناب مولوی سید غلام مصطفی صاحب ذہین حیدرآبادی	۱۹
۴	غیبت	بنت حسامی	۲۰
۵	روشن چراغ	جناب احمد علی صاحب اہلکار صدر محکمہ کوتوالی بلدہ	۲۴
۶	سنہری بات	جناب ابو الفیض صاحب فیاض حیدرآبادی	۲۶
۷	بارش کے کرتب	جناب مولوی نور الدین صاحب قاضی آرام گیر	۲۷
۸	صفائی	جناب شاہ عبد القادر صاحب کوہ سوار مددگار مدرس مدرسہ ہنگولی	۲۹
۹	طالب علموں سے خطاب	جناب غلام محی الدین صاحب مددگار مدرس مدرسہ ضلع بھیر	۲۱
۱۰	استاد کی اطاعت	جناب ابو الحیا محمد حسین صاحب خلیق اول مددگار مدرسہ ستپور	۳۲

باہتمام محمد عبد العزیز مینیجر دفتر آتالیق حیدرآباد دکن
مطبع اعظم جاہی شاہ علی بنڈہ

نمبر ۱۱

اتالیق

"تعطیل کا دن"

حسن پور سے قریب ہی ایک گاؤں میں چند بازیگر آئے ہوئے تھے یہ ایسے عجیب عجیب تماشے کرتے تھے کہ بہت جلد اطراف کے گاؤں میں بھی ان کی شہرت ہوگئی

حسن پور کے طالب علموں نے ارادہ کیا کہ اس گاؤں کو سب مل کر جائیں اور تماشہ دیکھیں جمعرات کا دن تھا دوسرے روز جمعہ اور چھٹی تھی ۔ مدرسے کے لڑکوں کو بھی شوق ہوا کہ اس چھٹی میں تماشہ ہی دیکھ آئیں ۔ مدرس صاحب سے اجازت چاہی بلکہ درخواست کی کہ آپ بھی چلیں ۔ مدرس صاحب نے کہا کہ دو تین کوس چلتے جاؤ گے اور دو چار ایسی باتیں دیکھ لوگے جو عقل میں نہ آئیں اور پھر تھکے ہوئے گھروں کو واپس آجاؤ گے اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوگا

اور تمھاری معلومات میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوگا۔ شعبدے ہی دیکھنے کا شوق ہے تو تم یہاں اپنے گاؤں میں ہی دیکھ سکتے ہو اور پھر ایسے شعبدے جو سچے بھی ہوں

لڑکوں نے تعجب سے پوچھا کہ یہ کس طرح؟

مدرس صاحب نے جواب دیا۔ سنو! کل جمعہ ہے۔ نماز کے بعد تم سب میرے مکان چلے آؤ میں تمھیں نہایت عجیب تماشے بتلاؤنگا اور ایسے شعبدے دکھلاؤنگا جو تم بھی بآسانی کرسکوگے جن سے تم کو قدرت کے بھی کچھ راز معلوم ہو جائیں گے۔

لڑکوں کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات تھی مگر انھیں یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ ان کا استاد بازی گر بھی ہے۔ سب نے نہایت خوشی خوشی اتفاق کیا کہ نماز جمعہ کے بعد سب لڑکے ضرور جمع ہو جائیں گے

دوسرے روز دو بجے مدرس صاحب کے مکان پر ایک انبوہ کثیر ہو گیا۔ گاؤں کے اور لڑکے بھی آگئے تھے جن کو یہ خبر پہنچ گئی تھی کہ خود مدرس صاحب شعبدے کرنے والے ہیں

مدرس صاحب کا مکان اتفاق سے بڑا تھا اس میں سو سے زیادہ لڑکے سما گئے۔ سب لڑکے ایک جانب قرینے سے

بٹھا دیئے گئے اور ان کے مقابل مدرس صاحب کھڑے ہو گئے

سب سے پہلے انھوں نے یہ تماشہ تبلایا کہ بازو کی میز

پر دو کانچ کے گلاس رکھدیئے اور دونوں گلاسوں پر ایک

پتلی سی سخت لکڑی رکھدی اور ایک زبردست لکڑی اپنے

ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے لڑکوں سے پوچھا تبلاؤ اگر میں

اس موٹی لکڑی سے گلاسوں پر رکھی ہوی لکڑی کو پوری قوت سے

ماروں تو کیا ہوگا؟

حضرت! گلاس کانچ کے ہیں، ٹوٹ جائیں گے

مدرس صاحب نے کہا نہیں "ہرگز نہیں ٹوٹیں گے اور ساتھ

ہی پوری قوت سے اس پتلی لکڑی پر مارا لکڑی فوراً دو ٹکڑے

ہوگئی اور کانچ کے گلاس ویسے ہی رکھے رہے۔ سب لڑکوں

کو نہایت درجہ تعجب ہوا اور گلاسوں کو خوب دیکھنے لگے کہ

کہیں سے ٹوٹے ہوں مگر کہیں بال بھی نہ آیا تھا مدرس صاحب نے

کہا شاید تمھیں شبہ ہو کہ گلاسوں پر رکھی ہوی لکڑی پہلے سے

ٹوٹی ہوی ہو اور کسی طرح جوڑ کر رکھدی گئی ہو جو ذرا سی

ضرب میں ٹوٹ گئی اچھا نصیر تم ادھر آؤ اور جگنا تھ تم بھی

ادھر آؤ اور دیکھو حامد کے ہاتھ میں جو لکڑی ہے وہ بھی لے آؤ

معمولی ہے ٹوٹ گئی تو کچھ نقصان بھی نہیں اور جس کسی کے پاس
چاقو ہوں مانگ لو دو چاقو ہوں تو کافی ہے۔ یہ لو یہ دو کاغذ کے
حلقے ہیں۔ نصیر! تم ایک چاقو کے پھل میں ایک حلقہ پہنا دو اور
جگناتھ! تم بھی اپنے چاقو میں اسی طرح کاغذ کا دوسرا حلقہ ڈالدو
ہاں حامد! تمھاری لکڑی تو مضبوط ہے؟

جی ہاں بالکل نئی ہے بید تو نہیں ہے مگر مضبوط ضرور ہے
اچھا نصیر تم اس لکڑی کا ایک سرا تو اپنی چاقو کے کاغذی
حلقہ میں رکھ دو اور دوسرا جگناتھ کے۔ دیکھو یہ لکڑی لٹک
رہی ہے اس پر کچھ بھی زور دیا جائے تو کیا ہوگا۔

نصیر۔ لکڑی تو نہ ٹوٹیگی مگر یہ کاغذ کے حلقے چاقو کی دھار پر
کٹ جائیں گے

استاد صاحب نے اپنے ہاتھ کی موٹی لکڑی سے اس لٹکتی
ہوی لکڑی پر اتنی زور سے مارا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ مگر
دیکھو کاغذ کے حلقے اسی طرح چاقو کے پھل پر لٹک رہے ہیں
اور ذرہ برابر بھی نہیں کٹے۔ سب لڑکے حیران رہ گئے اور
تعجب کرنے لگے۔

استاد۔ تمھیں ضرور تعجب ہوگا مگر اس میں درحقیقت کوئی دھوکہ

نہیں اور نہ خیال کرنا کہ میں جادوگر ہوں یا تمھیں نظر ہی کچھ غلط آرہا ہے۔ تم خود بھی یہ شعبدہ کر سکتے ہو۔

حامد۔ ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟

استاد۔ اسی طرح جس طرح میں نے کیا

حامد۔ آپ نے تو یہ کمال حاصل کیا ہے اگر آپ ہمیں بھی سکھلا دیں تو شاید ہم کر سکیں۔

استاد۔ بتلا تو دیا مگر تمھیں ابھی یقین نہیں آیا۔ سنو جو کوئی بھی ان کاغذ کے حلقوں پر رکھی ہوی لکڑی یا کانچ کے گلاسوں پر ٹنگی ہوی لکڑی پر زور سے ضرب پہنچائیگا لکڑی تو ٹوٹ جائیگی مگر کاغذ کے حلقوں یا کانچ کے گلاسوں پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟ یہ ایک علمی مسئلہ ہے۔ سنو! تمھیں معلوم ہے کہ جتنی بیجان چیزیں ہیں انھیں تاوقتیکہ حرکت نہ دی جائے اپنی ہی حالت پر پڑی رہتی ہیں۔ اب جو یہ کاغذ کے حلقے کٹے نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تک حرکت پہنچی نہیں یعنی میں نے لکڑی اتنی قوت اور تیزی سے ماری کہ اس ضرب کی حرکت لٹکتی ہوی لکڑی پر ہی ختم ہو گئی۔ لکڑی فوراً ٹوٹ گئی اور اس کے فوراً ٹوٹ جانے کے وجہ سے ہی حرکت کاغذ تک نہیں پہنچی

اور جب کاغذ کو حرکت ہی نہیں ہوئی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ پھٹتا اس سے تم دو بڑے نتیجے نکال سکتے ہو ایک تو یہ کہ کسی ساکن شئے کو حرکت دینے کے لئے کچھ قوت کی ضرورت ہے اور دوسرے یہ کہ حرکت پہنچانے کیلئے کچھ وقت بھی چاہئے اگر میں لکڑی آہستہ مارتا تو حرکت کو لکڑی سے کاغذ تک پہنچ جانے کے لئے ضرور وقت ملجاتا اور یقیناً کاغذ کے حلقے پھٹ جاتے اور لکڑی ٹوٹتی نہیں بلکہ گرجاتی۔

لڑکے اس نئی بات کے معلوم کرنے سے بہت خوش ہوئے اور بعض نے تو بازو کے لڑکوں سے کہنا شروع کیا کہ ہم گھر جاکر یہ شعبدہ کر دکھلائیں گے اور سب کو حیران بنا دیں گے۔

استاد۔ اچھا اب دوسرا شعبدہ دیکھو جو تمھیں اور بھی حیرت میں ڈال دیگا۔ جگناتھ! ادھر آؤ دیکھیں تمھارا رومال کیسا ہے ہاں اچھا صاف کپڑا ہے لیکن اس پر آگ لگا دیں تو کیا یہ جل جائے گا

جگناتھ۔ کیوں جلیگا کیوں نہیں آخر کپڑا ہی ہے۔

استاد۔ نارائن! اٹھو وہاں آگ سلگ رہی ہے کسی چیز پر اٹھا لے آؤ۔ دیکھیں یہ کپڑا جلتا ہے کہ نہیں۔

جگنناتھ۔ حضرت یہ بالکل نیا رومال ہے جلجائے تو نقصان ہی ہے
استاد۔ خیر نقصان ہو جائے تو تماشہ دیکھنے کا معاوضہ سمجھ لو
اتنی دیر میں نارائن نے آگ لالی اور استاد صاحب نے
ایک تانبے کے لوٹے کی پشت پر رومال کو خوب تان دیا اور اس پر
دھکتی ہوی آگ رکھدی۔ جگناتھ خوف کھا رہا تھا کہ رومال
جل جائیگا مگر آگ دو منٹ تک رکھی رہی اور کپڑے پر داغ
بھی نہ آیا یہ دیکھ کر تو سارے لڑکے بہت ہی تعجب کئے مدرس صاحب
نے کہا ابھی زیادہ تعجب نہ کرو۔ یہ دیکھو یہ میں نے کاغذ کی ڈبیا
بنائی ہے کیوں نصیر اس کو آگ پر رکھ دیں تو جل جائیگی کہ نہیں۔
صغیر۔ ہاں جلنا ہی چاہیئے۔
استاد۔ مگر دیکھو میں اس میں پانی ڈال دیتا ہوں پانی اُبلنے
لگیگا مگر کاغذ پر آنچ نہ آئیگی۔ کاغذ کی ڈبیا میں پانی
بھر دیا گیا اور اس کو آگ کے شعلوں پر رکھ دیا گیا تھوڑی
دیر میں پانی ابلنے لگا اور کاغذ مطلق نہ جلا۔
استاد۔ اس وقت بجائے پانی کے تیل ڈالدیا جاتا تو جو چاہتے
اس وقت اس کاغذ کی ہنڈیا میں تل لیتے۔
لڑکے اس شعبدے کو دیکھ کر بہت خوش ہوے اور جگنناتھ

سب سے زیادہ خوش ہوا کہ اس کا رومال بچ گیا

استاد۔ سنو! یہ شعبدہ بھی تم جب چاہو کر سکتے ہو اس میں بھی کوئی دھوکہ نہیں

دیکھو! تم اگر لوہے کی ایک سلاخ آگ پر پکڑ دو تو بہت جلد اس کا پہلا سرا گرم ہو جائیگا جو تمھارے ہاتھ میں ہے مگر لکڑی جو ایک طرف سے جل رہی ہو تو دوسری طرف اتنی ہی دیر میں کچھ بھی گرمی محسوس نہ ہوگی اور پانی اگر گرم کرنے کے لئے رکھدیا جائے تو برتن کی سطح پر کا اور تہ میں کا دونوں قریب قریب ایک ہی کیفیت کے ساتھ گرم ہوتے رہیں گے۔

اس سے تم بہ آسانی اندازہ کر سکتے ہو کہ بعض چیزیں جلد گرم ہو جاتی ہیں اور بعض دیر میں یعنی یہ کہ پانی کے اجزاء جلد گرمی قبول کر لیتے ہیں۔ اسی طرح لوہے یا تانبے کے اجزا بھی جلد گرم ہو جاتے ہیں اور پھر اپنے سے ملے ہوئے اجزاء کو بھی گرم کر دیتے ہیں مگر لکڑی کے اجزاء اتنی جلد گرم نہیں ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ جب لکڑی کا ایک سرا جل رہا ہو تو دوسرا سرد رہتا ہے

اب یہ سمجھ لو کہ پانی کاغذ کے مادہ کے بہ نسبت اور تانبا روئی کے بہ نسبت جلد حرارت کو جذب کرنے والا ہے۔ اسی وجہ سے

جب تانبے پر کپڑا تان دیا گیا اور اس کپڑے پر آگ رکھدی گئی تو ساری حرارت تانبے میں سرایت کرتی رہی اور کپڑے پر کچھ بھی اثر نہ ہوا اسی طرح کاغذ کی ڈبیا میں کے پانی نے آگ کی ساری گرمی خود لے لی اور کاغذ کچھ گرم نہ ہو سکا۔ پانی پر ہی کیا موقوف ہے ایک کاغذ کے ٹکڑے پر قلعی کا ٹکڑا رکھدو اور پھر کاغذ کو آگ کے شعلہ پر تھامے رہو قلعی پگھل جائیگی اور کاغذ صحیح وسالم رہیگا کیونکہ قلعی بھی بہ نسبت کاغذ کے جلد گرمی کو جذب کرلیتی ہے۔ تم انڈے کا ایک خول لے لو اور چاہو تو اُس میں پانی اُبال لو اس خول پر آگ کا کچھ بھی اثر نہ ہوگا دیکھو! یہ قدرت کے شعبدے ہیں اور صرف اسی لئے نہیں ہیں کہ تم دیکھ کر تعجب کرو اور دل بہلا لو بلکہ انہیں باتوں کو دریافت کر کے بہت ساری چیزیں ایجاد کیگئی ہیں اور یہی معلومات بہت بڑے بڑے کاموں میں سہولتیں پیدا کرنے کا باعث ہوئے ہیں جو تمہیں رفتہ رفتہ معلوم ہوتے رہیں گے۔

اب ایک اور شعبدہ دیکھ لو جس کو دیکھ کر تم یقیناً مجھ کو جادوگر ہی کہ دو گے۔

یہ کہکر مدرس صاحب پاس کی میز تک گئے اور وہاں سے

دو گلاس اٹھا لے آئے۔ لڑکوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ گلاس تبلا دیئے اور پھر ایک کو دوسرے پر ڈھانک کر میز پر رکھدیا اور جھٹ تھوڑے سے فاصلہ پر کھڑے ہوکر سگریٹ روشن کیا اور کہا کہ دیکھو! میرے منہ سے نکلا ہوا دھواں خود ہی اس بند گلاس میں پہنچ جائے گا یہ کہکر منہ سے دھواں اڑایا اور لڑکے کیا دیکھتے ہیں کہ گلاس کے اندر دھواں پیچ وخم کھا رہا ہے یہ دیکھ کر لڑکوں کے لئے حیرانی کا کوئی درجہ باقی نہ رہا کہ اتنے فاصلہ سے ایک دوسرے پر ڈھکے ہوئے گلاسوں کے اندر کس طرح دھواں پہنچ گیا مگر مدرس صاحب نے انھیں زیادہ دیر پریشان نہ رکھا اور کہا سنو! یہ شعبدہ البتہ میرے تبلائے بغیر تم نہیں کر سکتے مگر جادو نہیں ہے بلکہ بہت معمولی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں اور ان میں عجیب عجیب خاصیتیں رکھی ہیں۔ ایمونیا سولیوشن ایک عرق کا نام ہے جو انگریزی دواؤں کی شاپوں میں مل سکتا ہے اسی طرح نائٹرک ایسڈ بھی ہے یعنی شورے کا تیزاب۔ یہ دونوں جدا جدا چیزیں ہیں مگر جب تک جدا ہیں جدا ہیں اور جب قریب ہوجائیں تو کچھ اور ہی ہوجاتی ہیں یعنی دھواں بنکر اڑنے لگتی ہیں

ان دونوں گلاسوں میں سے ایک کے اندرونی جانب ایمونیا سولیوشن لگا ہوا تھا اور دوسرے گلاس میں شورے کا تیزاب۔ اس لئے جب یہ ایک دوسرے پر ڈھانپ دیے گئے تو تھوڑی ہی دیر میں ان سے بخارات نکلنے شروع ہوئے جو گلاسوں میں بھر گئے اور جب اون کے نکلنے کا وقت قریب آیا تو میں نے بھی اپنے منہ سے سگریٹ کا دھواں چھوڑا تاکہ یہ باور کرایا جا سکے کہ جو دھواں میں نے چھوڑا ہے وہی گلاسوں میں بھر گیا ہے حالانکہ وہ درحقیقت ایمونیا سلوشن اور شورے کا تیزاب ملنے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اب تم بھی جب چاہو اسی ترکیب سے یہ شعبدہ کر سکتے ہو۔ مگر تمھیں خوب خیال رکھنا چاہیئے کہ قدرت کی ان کرشمہ سازیوں کو دیکھ کر خدا کی قدرت وعظمت کیلئے اوس کی حمد کریں۔

اس کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا اور لڑکے نہایت خوش خوش گھروں کو چلے گئے۔

"قیومی"

بچوں کو اوس کے دنوں میں باہر ہوا میں سونے نہیں دینا چاہیے پہننے کے واسطے کپڑے کافی ہونے چاہئیں خاص کر رات کے وقت تاکہ جسم گرم رہے بہت سے بچے صرف سردی کے سبب بیمار ہوتے اور مرتے ہیں۔

چائے کی تیاری

ماں:- خالد! یہاں آؤ۔ کیوں تم بہت کانپتے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔

خالد۔ جی ہاں۔ سردی معلوم ہوتی ہے۔

ماں۔ اگر سردی معلوم ہو رہی ہے تو اُور کوٹ پہن لو۔ یہ خلاف وقت تم کو کیوں سردی ہوی طبیعت تو اچھی ہے۔ مدرسے میں بخار تو نہیں آ گیا تھا۔

خالد۔ نہیں ہوا ایسا کہ آج مدرسے سے چار بجے چھٹی ہونے کے بعد میں گھر آ رہا تھا کہ راستے میں کریم بخش جن کو والد نے مجھے تیرنا سکھانے کیلئے مقرر کیا ہے مل گئے چونکہ مجھے تیرنا جلد سیکھ لینے کا بہت شوق ہے اس لئے میں نے کہا کہ چلئے ابھی چلیں۔ گرمی کے دن ہیں کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ حوض میں وہ مجھے تقریباً آدھ گھنٹے تک تیراتے رہے اس سے شاید سردی ہو گئی۔

ماں۔ خیر کوٹ پہن لو اور اگر طبیعت چاہتی ہو تو چاء بنوا لو

ایک پیالی پی لینا گرمی آجائیگی لاؤ آج میں ہی چاء تیار کردوں

خالد - اماں جان کیا آپ کو چاء بنانا آتا ہے -

ماں - ہاں چاء بنانا کونسا ایسا مشکل کام ہے جس کو سیکھنے کی ضرورت پڑے اور ایک چاء ہی کیا مجھے تو وہ تمام اچھے اچھے پکوان آتے ہیں جو شمشاد تم کو روز پکاکر کھلاتی ہے -

خالد - میں تو سمجھتا تھا کہ چاء بنانا بھی صرف اسی کو آتا ہے کیونکہ ہمیشہ وہی بنایا کرتی ہے -

ماں - ہاں بوقت ضرورت وہی بناتی ہے لیکن تم کو معلوم نہیں روزانہ چاء میں ہی بناتی ہوں - تمہارے ابا نماز صبح کے بعد بہت سویرے اپنے کام پر چلے جاتے ہیں جب کہ تم اور گھر کے سب آدمی سوئے ہوئے رہتے ہیں اس وقت اون کے لئے روزانہ چاء میں ہی تیار کردیتی ہوں - دیکھو الماری میں سے سپرٹ کا چولھا اور چاء کا پتہ لے آؤ اور شمشاد سے کہو کہ چھوٹی کیتلی میں پانی بھر کر لائے اور ہاں خالد یہ بتلاؤ کہ کیا تمھیں چاے بنانا نہیں آتا -

خالد - اگر بنانا چاہوں تو اچھی چاے تو نہ بنا سکونگا کیونکہ سیکھا تو نہیں البتہ آتے جاتے کبھی شمشاد کے پاس کھڑے ہوے

جب کہ وہ چائے پکا رہی ہو تو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ یہی نا کہ پانی گرم کر کے پتہ ڈالدیتے ہیں پھر دودھ شکر ملا کر پیالی تیار کرتے ہیں۔

ماں۔ ہے تو یہی۔ لیکن آج چائے بنانے کی ترکیب اچھی طرح ہم سے سیکھ لو۔ مجھے چائے بناتے ہوے دیکھو۔

پہلے صاف اور دھلی ہوی کیتلی میں پانی خوب گرم کر لیتے ہیں جب پانی اچھی طرح جوش کھانے لگے تو اس وقت پتہ حسب ضرورت ڈال دیتے ہیں جب پتہ ڈال کر تین چار منٹ گزر جائیں تو پانی کو ایک چھلنی سے چھان کر دوسری کیتلی میں لے لینا چاہیئے اور پانی کو پتہ سے فوراً جدا کر لینا چاہیئے۔ کیتلی کے پانی میں چائے کے پتہ کو پڑا رہنے دینا یا پتے کو پانی میں ڈالنے کے بعد سے تین چار منٹ کے اندر نہ نکال لینا نقصان پہنچاتا ہے اس کے بعد چائے کو پیالیوں میں لے لینا چاہیئے۔ اب دودھ شکر ملا کر پی لو اس طرح عمل کرنے سے صرف چائے کا نفع حاصل ہوجائیگا اور اُس کی مضرت الگ رہ جائیگی۔

خالد! پانی چولھے پر گرم ہو رہا تھا دیکھو اس میں جوش بھی آگیا یا نہیں

خالد۔ پانی میں جوش کیونکر آتا ہے؟

ماں۔ تمھیں یہ بھی نہیں معلوم۔ اچھا میں تمھیں تبلاتی ہوں۔ دیکھو پانی کیتلی میں پک رہا ہے۔ بلبلے اُٹھ رہے ہیں اس وقت پانی اپنی پوری مقدار میں گرم ہوگیا ہے۔ اسی حالت کو پانی کا کھولنا کہتے ہیں اور اسی کو جوش کھانا اور اس وقت پانی میں عمل تبخیر بھی زیادہ ہو رہا ہے۔

خالد۔ کیا عمل تبخیر پانی کے اسی طرح گرم ہونے کو کہتے ہیں۔

ماں۔ ہاں۔ لیکن تم تعجب کے ساتھ کیوں پوچھ رہے ہو؟

خالد۔ جی کچھ نہیں۔ آج چھٹی سے پہلے کلاس میں صدر مدرس صاحب آگئے اور انھوں نے امتحان کے طور پر سب لڑکوں سے املاء لکھوایا جس میں انھوں نے ایک جملہ یہ بھی لکھوایا تھا کہ "جب موسم گرما میں عمل تبخیر زیادہ شروع ہو جاتا ہے تو دریاؤں اور سمندروں کا پانی بھی کم ہونے لگتا ہے"

چنانچہ عمل تبخیر کا املاء تو میں نے صحیح لکھ دیا۔ کیونکہ ایک دفعہ والد نے جب کہ وہ صحیح املاء لکھنے کے اصول کو تبلا رہے تھے کہا تھا کہ اکثر خ اور ق کے املاء میں غلطی ہوجاتی ہے اور کسی لفظ کو لکھتے وقت یہ پریشانی ہوتی ہے کہ اس کا املاء خ سے ہوگا یا ق سے اس کے لئے تم یاد رکھو کہ خ کا تلفظ حلق کے

اندر سے نکلتا ہے اور اس کو ادا کرتے وقت حلق کو کھلا رکھ کر اُس میں سے ہوا کو خارج کرتے ہوئے آواز کو لرزدار بنانا چاہئیے گویا گلے میں خفیف سی خرخراہٹ ہو گئی ہے جیسا کہ تم کسی سوئے ہوئے آدمی کے خراٹوں کی آواز کو سُنتے ہو۔ چنانچہ جب یہ کیفیت ہو تو تم سمجھنا کہ اس لفظ کا املا "خ" سے ہے اور جب آواز ایسی نہ ہو تو یقین کرلینا کہ اس کا املا "ق" سے ہے اور چونکہ مدرس صاحب نے اسی طرح تلفظ ادا کیا تھا اس لئے میں نے یقین کرلیا کہ تبخر کو "خ" سے لکھنا چاہیے چنانچہ جب سب کی کاپیاں دیکھی گئیں تو اکثر لڑکوں نے تبخر کو "ق" سے لکھا تھا بہر حال میں نے لکھ تو دیا صحیح لیکن میں سمجھا نہیں کہ عمل تبخر کس کو کہتے ہیں۔

ماں۔ اچھا میں یہ بھی بتلاؤں گی دیکھو اس کیتلی میں پانی جوش کھا رہا ہے اب پھر ڈالنے کا وقت آگیا۔ تھوڑی سی پلیٹن کی چائے ڈال دو تم دیکھتے ہو پتہ پانی کے ابھی ہی اوپر رہ گیا۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ پانی خوب جوش کھا رہا ہے۔ اس پانی کی حرارت سو کی تک پہنچ گئی ہے۔ اگر پانی اس سے زیادہ گرم کیا جائے تو پانی بخارات کی صورت میں تبدیل ہونے لگیگا اور مسلسل حرارت پہنچانے کی صورت میں تمام پانی بخارات بن کر اُڑ جائیگا۔

پانی میں پتہ اُس وقت ڈالا گیا ہے جب کہ پانی میں عمل تبخیر بہت زیادہ شروع ہو گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پتہ اوپر کا اوپر ہی رہ گیا اگر پانی کے گرم ہونے سے پہلے پانی میں پتہ ڈال دیا جاتا تو پتہ پانی کی تہ میں بیٹھ جاتا اور جیسے جیسے پانی گرم ہوتا جاتا چائے کے پتے نیچے سے اوپر کو پانی کے بیچ میں سے گزر کر جاتے اور اطراف سے ہو کر پھر واپس آتے۔ پتوں کے اس طرح گردش کرنے کا سبب یہ ہے کہ گرم ہو کر نیچے کا پانی ہلکا ہو جاتا ہے اس لئے وہ اوپر کو آتا ہے اس کے ساتھ پتے بھی ضرور آئینگے۔ جب نیچے کا پانی اوپر آگیا تو اوپر کا پانی اس کی جگہ اختیار کرنے کے لئے نیچے چلا گیا۔ اسی طرح تمام پانی کے اجزاء باری باری سے گرم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن پانی جب کھولنے لگیگا تو چاء کے پتوں کے اجزاء چکر نہیں کھائینگے بلکہ اوپر ہی اوپر رہینگے جیسا کہ ابھی تم نے دیکھا۔ اس کے بعد پانی بخارات بننے لگیگا۔ پہلے حرارت کو پانی کے آہستہ آہستہ گرم کرنے میں دوہرا کام کرنا پڑتا تھا یعنی پانی کا درجہ حرارت بڑھاتے رہنا اور دوسرا اس کو بخارات میں تبدیل کرتے رہنا مگر جب کہ حرارت ایک مقدار معین یعنی سو درجہ تک پہنچ گئی تو اب حرارت کا کام صرف بخارات بنانے

کا رہ گیا درجۂ حرارت کو بڑھانے کا کام ختم ہو چکا۔ اس لئے پانی کی حرارت پانی کے تمام اجزا میں ایک سی ہو گئی جس کی وجہ سے نیچے اوپر ہر جگہ سے بلبلے اٹھنے لگے اور پانی میں شور پیدا ہو گیا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ عمل تبخیر ہر وقت ہوتا رہتا ہے۔ پانی کے جوش کھانے سے پہلے اور جوش کھانے کے بعد لیکن پانی اس وقت تک جوش نہیں کھاتا جب تک کہ حرارت سو درجہ تک نہ پہنچ جائے لیکن تبخیر حالت سردی میں بھی ہوتی رہتی ہے یعنی حرارت اگر بہت تھوڑی مقدار میں ہو گی تو بھی اسی مناسبت سے تبخیر کی مقدار ضرور ہو گی۔

کیا تم نے اب پانی کے جوش کھانے اور تبخیر کو سمجھ لیا ہے۔

خالد۔ ہاں میں سمجھ گیا۔

ماں۔ تو آؤ۔ چائے تیار ہو گئی ہے پی لیں۔

(اڈیٹر)

کوئلہ جو کانوں میں سے نکلا ہے۔ یہ درحقیقت کسی زمانے میں درخت تھے جو کسی وجہ سے غاروں اور گڑھوں میں دب گئے۔ کوئلہ کے سفوف کو پائپ کی چلم میں رکھ کر چکنی مٹی سے منہ بند کر دو اور مٹی سوکھنے کے بعد نیچے آگ جلاؤ۔ تونی میں سے زرد دھواں نکلیگا۔ بتی دکھاؤ گے تو بھڑک اٹھیگا اسی کو کوئلے کی گیس کہتے ہیں ۱۲

علم و ذہانت

از جناب مولوی سید غلام مصطفےٰ صاحب ذہین حیدرآبادی

بولا ابن ایاس سے اک شخص | تم میں اک بدترین برائی ہے
جلد دیتے ہو تم جواب سوال | کہو اس میں کوئی بھلائی ہے
کیوں نہیں پہلے غور کر لیتے | کیا قسم تم نے اس کی کھائی ہے

کہا ابن ایاس نے صاحب | میری عجلت میں کیا برائی ہے
گھٹے دو ہیں زیادہ یا ہیں تین | دیکھیں کیا ذہن کی رسائی ہے

بولا وہ دو سے تین زائد ہیں | اس میں کیا طبع آزمائی ہے
کہا ابن ایاس نے حضرت | واہ کیا طبع تیز پائی ہے
آپ نے جلد کیوں دیا یہ جواب | آپ میں بھی تو یہ برائی ہے
جلد دیتا ہوں میں جواب اگر | سمجھو یہ ذہن کی رسائی ہے
کی ہے تحصیل علم و فن برسوں | اور پھر طبع تیز پائی ہے
سہل ہوتی ہے علم سے مشکل | علم سے ذہن کی صفائی ہے

کب میں سوچے بغیر کہتا ہوں سا غور ہیں کب کوئی برائی ہے
سہل باتوں میں کیا ہیں جا غور سہل میں کیا گرہ کشائی ہے
ہے اسی کا ذہین ذہن رسا
دولت علم جس نے پائی ہے

غیبت

از بنت حسامی

کسی شخص کے پیٹھ پیچھے اُس کی بُرائی کو ظاہر کرنا غیبت کہلاتا ہے اگر وہ بُرائی جھوٹ ہو اور فی الحقیقت اس میں وہ عادات نہ ہوں تو وہ صرف غیبت ہی نہیں بلکہ بہتان بھی ہے۔

مسلمانوں کی مذہبی کتاب میں لکھا ہے کہ غیبت کرنا گویا اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا ہے۔ جب تمھیں یہ گوارا نہیں تو ہرگز غیبت نہ کرو کسی کو اس کے پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور گناہ ظلم ہوتا ہے۔ تم کو معلوم ہوا کہ غیبت گو آدمی مردم خوار ہے۔ اگر کوئی آدمی انسانیت

کی بو بھی رکھتا ہو تو مردار سے پرہیز کریگا۔ اس لئے ای طالب علمو!
تم کبھی اپنے ہم جماعت طالب علم یا کسی اور کی نسبت اس کی غیر
موجودگی میں بُرا بھلا نہ کہو اُس کی شکایتیں کسی کے سامنے نہ کرو
چونکہ اکثر بچوں میں یہ بُری عادت رہتی ہے کہ ایک کی شکایت
دوسرے بچوں کے سامنے کرتے رہتے ہیں اس لئے ہم نے ضروری
خیال کیا کہ چند بری باتوں کے متعلق ایک نتیجہ خیز قصہ بیان کرکے
ان باتوں سے تم کو نفرت دلائیں سنو! ایک اچھی کتاب میں
لکھا ہوا ہے کہ ایک بزرگ اور خداترس آدمی کو خدا کی
طرف سے ہدایتیں ہوتی تھیں۔ ایک رات کو انھوں نے
خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ اون سے کہ رہے ہیں کہ تم
فلاں جنگل میں جاؤ اور جو چیز سب سے پہلے دکھائی دے اُسے
کھالو اور اس کے بعد جو چیز تمھارے سامنے آئے اُس کو
پوشیدہ کردو تیسری چیز تمھارے پیش ہو تو اس کی حفاظت
کرنا اور چوتھی چیز کو ناامید نہ کرنا اور پانچویں چیز جب تمھیں نظر
آئے تو اس سے بھاگ جاؤ

یہ سُن کر وہ بزرگ فوراً جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ اول
جس چیز پر اُن کی نظر پڑی ایک بہت بڑا سیاہ رنگ کا پہاڑ تھا

اس کو دیکھ کر وہ بہت متحیر ہوئے کہ اس کو کیونکر کھا سکو نگا
لیکن ان کو حکم ماننا ضروری تھا خواہ ان سے ممکن ہو یا نہ ہو
یہ خیال کرکے پہاڑ کے ایک طرف کو روانہ ہوئے اس ارادہ سے
کہ پہاڑ کو کھا جائیں۔ جب پہاڑ کے نزدیک پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں
کہ پہاڑ باوجود اتنی بلندی کے ایک چھوٹا سا لقمہ بن گیا ہے
انھوں نے اس لقمہ کو اٹھایا اور کھالیا۔ شہد سے زیادہ شیریں
اور مشک و زعفران سے زیادہ خوشبودار پایا خدا کا شکر ادا کئے
اور آگے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دور ہی چلے تھے کہ ایک طشت
زرین سر راہ پڑا پایا۔ چونکہ اس کے پوشیدہ کرنے کی ہدایت
تھی اس لئے اس پر مٹی ڈالدی آگے بڑھے ہی تھے کہ اس کو پھر
راستہ میں پڑا ہوا پایا تعجب کئے اور ایک گڑھا کھود کر اس کو
دفن کردئے اور چل نکلے لیکن راستہ میں پھر اسے بدستور پڑا ہوا پایا
تیسری دفعہ اس کے دفن کرنے میں زیادہ احتیاط سے کام لیا لیکن پھر
وہ ظاہر تھا ناچار اپنی راہ لی۔ اسی اثناء میں ایک پرندے کو دیکھا
کہ بہت ہی حیران و پریشان ایک صیاد کے بارے میں ان سے پناہ
مانگتا ہے جلدی سے اس کو اپنے دامن میں چھپالیا۔ صیاد نے یہ
کیفیت دیکھ لی اور ان کے پاس آکر کہا۔ تم نے میرا شکار چھپا لیا ہے

میری ساری محنت رائگاں کی میرے شکار کو تم نے اپنے دامن میں امن دیا میری ضرورت بھی پوری کیجئے مجھے بھوک کی تکلیف سے بچائیے۔ مرد بزرگ نے اس بات کو خلاف مروت قیاس کیا کہ ایک جاندار چیز کو ایک ظالم کا شکار بننے دے اور نہ ہی یہ پسند کیا کہ اس کو بھوکا روانہ کرے لیکن ان کے پاس کیا تھا۔ کسی قدر اپنی ران سے گوشت جدا کیا اور اسے دیدیا اس طرح تیسری چیز کی انھوں نے حفاظت کی اور چھوتی چیز کو ناامید نہیں کیا آگے بڑھے ایک گندہ اور بدبودار چیز پر نظر پڑی فوراً ہی وہاں سے چل دئے اور گھر پہنچے اب وہ یکایک اپنی نیند سے بیدار ہو گئے اب انھوں نے اپنے خواب کے نسبت سوچکر یہ نتیجہ نکالا کہ وہ کوہ عظیم جو ایک لقمہ بن گیا تھا وہ غصہ ہے جو پہلے تو بہت بڑا معلوم ہوتا ہے اور جب ضبط کر و تو کچھ بھی نہیں پھر وہ طشت زریں جو کسی طرح چھپ نہ سکا یقیناً نیکی تھی کہ ہرچند کوئی شخص اس کو چھپانا چاہے مگر ظاہر ہو ہی جاتی ہے تیسرے اور چھوتھے واقعہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی تم سے پناہ مانگے تو ضرور پناہ دو اور جو شخص تم سے کچھ طلب کرے تو حتی الامکان اس کو کچھ دیدو پانچویں جو گندہ چیز دکھائی دی تھی وہ غیبت تھی۔

روشن چراغ

از جناب سید احمد علی صاحب اہلکار صدر محکمہ کوتوالی بدہ متوطن گنگاوتی

میں دن بھر آرام لیتا رہا اور عالم خموشی میں ایسا سوتا رہا جیسے کوئی مسافر کھٹن منزل طے کرنے کے بعد تھک کر سو جاتا ہے۔ لیکن جب دھوپ نے اپنی رنگت بدل دی اور شام ہونے لگی تو ایک لڑکے نے طاقچہ کی جانب جو میرا آرامگاہ تھا آہستہ اپنا ہاتھ بڑھا کر مجھ کو وہاں سے اٹھا لیا میں چونک پڑا کہ یہ کیا بلا ہے مگر اس لڑکے نے اپنے ہاتوں سے صاف ستھرا کر کے مجھ کو تھوڑا سا ٹھنڈا پانی (رو غن گیاس) پلا دیا اور مجھ دن بھر کے پیاسے کا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ مجھ کو یہ معلوم نہ تھا کہ پانی پلانے کے بعد ہی حلق پر چھری پھیری جاتی ہے۔ یعنی جب آفتاب غروب ہو چکا اور موذن نے اذاں دینی شروع کی تو اُس ظالم لڑکے نے جھٹ دیا سلائی کھینچ کر میرا سر جلا دیا اور آگ کا شعلہ میرے سر پر بھڑکتا رہا۔ اس وقت میں بہت کچھ چلایا کہ مجھ بے گناہ پر یہ کیا ظلم کر رہے ہو خدا کے لئے بجھا دو اور اس جلتے ہوے شعلہ سے پناہ دو

مگر اس ظالم نے میری آہ وزاری کی کچھ پرواہ نہ کی۔ میری تکلیف پر ہوا کو رحم آیا اور وہ اپنے سرد جھونکوں سے مجھ کو بجھا دینے اور ٹھنڈا کرنے کے لئے زور سے چلنے اور گھومنے لگی مگر وہ ہوشیار لڑکا وہاں سے فوراً مجھ کو اٹھا کر ایک ایسے محفوظ کمرہ میں لیگیا جہاں ہوا کا کچھ کام نہ تھا۔ اب رہائی کی کوئی صورت نہ تھی میں نے بھی صبر ورضا اختیار کی۔ اب اس لڑکے نے چند کتابیں لیں اور پڑھنا شروع کیا۔ میری حالت زار پر لڑکے کی نیند کو رحم آگیا اور اس پر غلبہ کرنے لگی۔ لیکن لڑکا محنتی تھا اس نے ٹھنڈا پانی اپنے منہ پر پھیرا اور بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھنے میں مصروف ہوگیا جب رات کا نصف حصہ گزر چکا اور اس نے اپنے تمام سبق اچھی طرح یاد کر لئے تو میری تکلیف کو غیر ضروری سمجھ کر اس نے میرے شعلہ کو ٹھنڈا کر دیا۔ اب میں نے اپنے آرام و تکلیف کی ساری سرگذشت ابتدا سے انتہا تک اس کو کہ سنائی اور کہا کہ تم نے مجھ کو شب بھر جلایا اب میں اپنی حالت کے لحاظ سے تم کو تین باتوں کی نصیحت کر جاتا ہوں ان کو اپنے مقاصد میں چراغ راہ بناؤ۔

(۱) اگر تم کو کسی سے رنج پہنچے تو اس کو راحت پہنچانے کا باعث ہو (۲) قوم کی خدمتگزاری میں چراغ کے مانند جلجاؤ اور علم و عمل کی روشنی دو (۳) مصیبت پڑے تو صبر سے برداشت کرو

سنہری بات

از جناب ابوالفیض صاحب فیاض حیدرآبادی

اے عزیزو! یہ نصیحت گوشِ دل سے گر سنو
ہوگا اس میں فائدہ بہتر سے بھی بہتر سنو

ہو میسر عیش و راحت دور ہو کلفت تمام
کام پھر جو تم سے ہونگے ہونگے وہ سب نیک کام

بات یہ کیسی ہے؟ سمجھو لاکھ باتوں کی ہے بات
جس سے دنیا میں ہو عزت آخرت میں ہو نجات

سچ ہے یہ الحق مُرّ فتح لیکن سچ کی ہے
جھوٹ سے بڑھ کر بدی نہیں دنیا جہاں میں کوئی ہے

بات وہ جس بات سے اپنا پرایا شاد ہو
کام وہ جس کام پر شورِ مبارکباد ہو

بات کیا ہے وہ عزیزو اب بھی سمجھے یا نہیں
لو سنو میں ہی کہے دیتا ہوں کر لو دلنشیں

نام اگر تیری ہیں اس گُر کا سنہری بات ہے
بات اپنی کام اپنا ہے نصیحت تا بکے

آبِ زر سے لکھو اس گُر کو اسی قابل ہے یہ
پھر بھی یہ آساں ہے آساں، نہیں مشکل ہے یہ

کیوں بُرا بولو کسی کو اور کیوں تہمت دھرو
یہ تو دنیا ہے یہاں جیسا کرو ویسا بھرو

چاہتے ہو تم اگر کوئی کہے تم کو بُرا
شوق سے پھر تم بھی اس کو گالیاں دو برملا

تم اگر یہ چاہتے ہو سب کہیں اچھا تمھیں
جو ہو اچھا اس کو اچھا چاہئے کہنا تمہیں

ہو برا بھی کوئی تو اس کو نہ تم کرنا ذلیل
جو ذلیل اوروں کو سمجھیگا وہ خود ہوگا ذلیل

یہ فلک گویا ہے گنبد اسمیں اچھا یا برا
جو صدا دیگا وہی گنبد سے آئیگی صدا

اے خدا فیاض کی یہ ہے دعا صبح و مسا
عیب گوئی، عیب جوئی سے تیرے بندوں کو بچا

بارش کی کرتب

از جناب محمد نورالدین صاحب قاضی آرام گیر متعلم نظامیہ۔

تم جانتے ہو کہ پانی آسمان سے کس طرح برستا ہے۔ جب آفتاب کی گرمی سے سمندر کا پانی کھولتا ہے تو بخارات اٹھتے ہیں اور ایک جا اکٹھے ہو کر زمین کی طرف آتے ہیں اور سرد ہوا کے ٹکرانے سے پانی کی صورت میں بدل جاتے ہیں انہیں بخارات کو ہم ابر کہتے ہیں جو پانی کو اپنی صورت میں بنا لاتا ہے اسی کے دم سے سیرابی ہے اور اسی کے قدم سے سبزی و شادابی۔ تم نے سنا ہوگا کہ گرما میں لوگ نیلگری، شملہ، اوٹا کمنڈ، ڈارجلنگ اور دیگر مقامات کو جایا کرتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ وہ مقامات اونچے ہیں۔ وہاں ہمیشہ سردی رہتی ہے

جس کی وجہ سے گرمی زیادہ اثر نہ کریگی - یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض پہاڑوں پر برف جمار رہتا ہے پس معلوم ہو گیا کہ اونچا مقام زیادہ سرد رہتا ہے - موسم گرما میں برف گھُل جاتا ہے اور دریا کو اس طرح گرما میں بھی سیراب کرتا رہتا ہے اور وہ دریا جس میں کشتیاں بھی باربرداری کا کام کرتی ہیں گرما میں بھی اپنی آمد و رفت کو جاری رکھ سکتی ہیں تمھارا اعتراض ہوگا کہ رات دن جو ندیاں یا دریا جو پانی سمندر میں لا داخل کرتے ہیں تو اب تک وہ اپنی اصلی حالت پر کیوں ہے - اب تک اس کو کچھ گونہ ترقی کرنا چاہئے تھا - لیکن نہیں یہ پانی جو دریائیں لاتی ہیں وہ وہی ہے جو سمندر سے بشکل بخارات نکلا تھا اور پھر پانی بن کر اسی سمندر میں آملا - جب پانی بخارات کی شکل میں سمندر سے نکلتا ہے تو اپنی نمکینی چھوڑ آتا ہے اس لئے سمندر روز بروز نمکین ہوتا جاتا ہے پہاڑ میں بھی ایک طرح کی کھاد ہوتی ہے وہ یہی کھاد ہے جو بارش کی مدد سے دریا بہا لیجاتا ہے -

تم نے بعض اوقات دیکھا ہوگا کہ کہیں بڑے پہاڑ پر ایک چھوٹا پتھر کہیں ایک دوسرے کو سہارا دیئے ہوئے - کہیں بالکل بے سہارے کہیں چھوٹے پر بڑا رکھا ہوتا ہے اور تم متحیر ہوتے ہو کہ یہ کیا ماجرا ہے - کیا کسی نے کر رکھا ہے - نہیں - ہرگز نہیں

یہ سب بارش کے کھیل اور کرتب ہیں۔ وہ پتھر جس میں کھاد پدرر درپدر رہتی ہے بارش کے اثر سے گھل کے گر جاتے ہیں اور اس طرح یہ سب نظر آتے ہیں۔ اگر کہیں نیچے کا حصہ کھاد کا ہو اور سخت اوپر کا تو نیچے کا بھی اتنا ہی گھلیگا جس حد تک کہ پانی پڑتا ہے تب یہ اس طرح دکھائی دیتا ہے اور بعض وقت دو پہاڑوں کے درمیان جب اس طرح کی کھاد آجاتی ہے تو بارش کے اثر سے کھاد بہ جاتی ہے اور دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اسی کرتب کو تم دیکھ کر حیران و پریشان ہو جاتے ہونگے لیکن اب تمھاری سمجھ میں آگیا ہوگا۔

صفائی

از جناب شاہ محمد عبد القادر صاحب کوہ سوار مددگار مدرس مدرسہ نگنور

صفائی رکھنا بھی ایک قسم کا انتظامی اور ضروری فعل ہے کہ تمام عمر انسان اپنی طبیعت کو خوش رکھنے اور صدہا بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس کو عمل میں لاتا ہے۔ انگریز لوگ اس قدر روپیہ کسی امر کے پورا کرنے میں صرف نہیں کرتے جس قدر صفائی رکھنے میں خرچ کرتے ہیں

اسی وجہ سے اکثر وہ لوگ خوش وتندرست وقوی دل رہا کرتے ہیں۔ ہمیشہ اور ہر وقت صفائی کا زیادہ خیال رکھو۔ صاف ہوا، صاف غذا، صاف جسم، صاف مکان، صاف لباس ہر وقت رکھنے کی کوشش کرو اس میں سر مو کوتاہی نہ کرو۔ بعض کاہل مزاج لڑکے اور آدمیوں کی حالت نہایت درجہ قابل افسوس ہوتی ہے جو صفائی نہ رکھنے کی وجہ سے طرح طرح کے دکھ درد کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں مثلاً جسم ولباس پاک صاف نہ رکھنے سے خارش، پھوڑے اور داد کی سی بیماریاں پیدا ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ کھانا نیم پختہ اور بے موقع کھانے سے بدہضمی اور درد شکم کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور اسی طرح مکان کے تمام چھوٹے بڑوں کی صحت میں خلل پڑ جاتا ہے، اور جب یہ کیفیت ہو تو نہ اچھے کھانوں کی رغبت ہوتی ہے نہ کام کرنے میں جی لگتا ہے نہ نیکیوں کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ ان تمام باتوں سے قطعی محروم و بے نصیب ہو جاتے ہیں۔

اچھی ہوا، عمدہ غذا، صاف کپڑے۔ ہوادار مکان خواہ غریبانہ طور پر ہی کیوں نہ ہو لیکن بالکل پاک وصاف ہونا چاہئے کسی چیز کا زیادہ قیمتی ہونا یہ دوسری بات ہے اور صفائی کا ہونا اور بات ہے۔ بہر حال پاک وصاف رہو اور اپنی تندرستی کو بچاؤ۔ فقط

طالب علموں سے خطاب

جناب غلام محی الدین صاحب مددگار مدرس مدرسہ ضلع مٹھ

تم کو چاہیے کہ جب کسی سے ملو تو نہایت خوشی و خندہ پیشانی سے ملو اور آپس میں سلام علیک کرو۔ بھائی بہن عزیز و اقارب کے ساتھ نہایت خلوص و پیار و محبت کے ساتھ پیش آؤ۔ ماں باپ اور استاد کی عزت اور بزرگوں کی تعظیم و تکریم کرو

جو لوگ نیک ہیں اُن کے کاموں کی تم کو پیروی کرنا چاہیے اور جو برے کام کر کے بُرے نتیجے حاصل کرتے ہیں ان سے عبرت لینا چاہیے۔ اگر تم میں سے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو اس کی مدد کرو اور اس کو تسلی دو ناتوان کمزوروں اور بوڑھوں کی اعانت کرو۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں بلکہ ہو سکتا ہو تو نیکی سے کرو۔ بُرائی کرنے والا خود تم سے شرمندہ ہو جائے گا لڑنا بھڑنا درندوں کا کام ہے اس سے بچو!

تم کسی پر احسان کرو تو ہرگز نہ جتاؤ اور جو تم پر کوئی ذرا بھی احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرو! ہر ایک کام بہت غور کے بعد جو

اچھا ثابت ہو کر دو اور جو برا ہو اس سے پرہیز کرو۔ وقت کی قدر کرو اور اس کو رائیگاں نہ جانے دو۔ ہر روز اپنے جملہ افعال پر نظر کر کے دیکھو کہ تم نے کس قدر برائی کی اور کتنی بھلائی۔ تمہیں کتنا فائدہ یا نقصان ہوا۔ تم نے کتنا سیکھا اور کتنا بھولا اور جو بھلائی تم سے نہ ہو سکی ہو دوسرے دن جتنا ہو سکے اس کا تکملہ کر دو۔

سچ سب نیکیوں اور جھوٹ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ نیکی کی بنیاد قائم کرو اور برائی سے پرہیز کرو

استاد کی اطاعت

از ابو الحیا محمد حسین صاحب خلیق اول مددگار مدرسہ تحتانیہ مستعد پور سرکار عالی

لازم ہر ایک پر ہے استاد کی اطاعت
سرمایۂ ہنر ہے استاد کی اطاعت

دل سے نہ اس کو بھولو بچو یہ یاد رکھو
کچھ چیز ہے اگر ہے استاد کی اطاعت

بدہوتے ہیں جو لڑکے پہچان اُن کی یہ ہے
ان کو تو درد سر ہے استاد کی اطاعت

عقبیٰ میں کام آئے دنیا میں آبرو دے
گنجینۂ گہر ہے استاد کی اطاعت

تم نے خلیق اوپر جو کچھ بیاں کیا ہے
اس سے بھی بیشتر ہے استاد کی اطاعت

نمبر ڈسپیچ سرکار عالی Regd. No. M. 13

مدرسین عالی ہمم و طلبہ ذی کرم

خدا کے فضل سے ہمارا کتب خانہ عرصہ دراز سے نہایت کامیابی کے ساتھ ترقی کرتا چلا آتا ہے اس میں ہر قسم کی عربی فارسی اردو انگریزی تلنگی مرہٹی گجراتی حسب نصاب سررشتہ تعلیمات کتابوں کا ذخیرہ موجود رہتا ہے تاجران کتب و مدرسین کے ساتھ جو مراعات کی جاتی ہیں اور جس نرخ سے ان کو مال روانہ کیا جاتا ہے اس سے کم نرخ پر کسی اور تاجر سے نہ مل سکیگا۔ مدارس تعلیمات سرکار عالی اور طالبان علم کے ساتھ جو رعایتیں کی جاتی ہیں اس کا اندازہ مال منگوانے سے ہو سکتا ہے تاجر، مدرسین، طلبہ اور متفرق خریدار غرض سب صاحبوں کے لئے کچھ نہ کچھ ایسی رعایتیں ہیں کہ بحیثیت مجموعی ہمارا دعوی ہے کہ ان شاء اللہ ہر تاجر دکن سے خریداروں کو کفایت ہوگی۔ ہم کو امید ہے کہ اگر آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے کتب خانہ تجارتی مطبع احمدیہ کو یاد فرمائینگے ایک مرتبہ فرمایش بھیج کر کتب خانے کی دیانت راست بازی کفایت رعایت عمدگی مال کا اندازہ فرمایئے محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ آنے پر فہرست مفت روانہ ہوگی

اس کتب خانے سے متعلق ایک مطبع احمدیہ بھی ہے جس میں ہر قسم کی چھپوائی کا کام اردو فارسی عربی تلنگی مرہٹی مراسلات نمونہ جات شادی کے کارڈ رقعہ جات وغیرہ کا کام نہایت عمدہ اور سستا اور وقت مقررہ پر انجام دیا جاتا ہے۔

المشتہر

احمد حسین تاجر کتب چار مینار
حیدرآباد دکن